سوال

(313)جیل سے رہائی کےلیے سود پر قرض لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد گرامی جیل میں ہیں، ان کی رہائی کےلیے ایک لاکھ روپیہ درکار ہے اگر یہ رقم نہیں دی جاتی تو مزید دو سال قید بڑھ سکتی ہے، میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے اور مجھے کوئی قرض بھی نہیں دیتا، ایک شخص اس شرط پر قرض دینے کےلیے تیار ہے کہ تین سال کے بعد اسے دو لاکھ روپے واپس کیے جائیں، کیا اس قسم کی مجبوری کے پیش نظر سود پر قرض لیا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سودی کاروبار یا لین دین اس قدر سنگین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے کام کرنے والے کو سخت وارننگ دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ﴾ [1]

''اگر تم اس (سودی لین دین) سے باز نہیں آؤ گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ لڑنے کےلیے تیار ہو جاؤ۔''

اور احادیث میں سود لینے اور دینے کو اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے، لہٰذا ایک مسلمان کےلیے بہتر یہی ہے کہ وہ اسے کسی صورت میں اختیار نہ کرے، صورت مسؤلہ میں کوئی ایسا عذر نہیں جس کی بنیاد پر سود پر قرض لینے کو جائز قرار دیا جائے، جان بچانے کےلیے مردار کھانے کی اجازت قرآن نے دی ہے، لیکن صورت مسؤلہ کو اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے رجحان کے مطابق کسی مالدار سے قرض لے کر اپنے باپ کو رہائی دلائی جا سکتی ہے لیکن اس رہائی کےلیے سود پر قرض لینا شرعاً درست نہیں ہے، ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ دو سال تک مزید قید برداشت کر لی جائے لیکن اس حرام کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ۲/البقرة: ۲۷۹۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:276

محدث فتویٰ